36778 ـ كھجوروں كى زكاۃ

سوال

ميرا ايك كھجوروں كا باغ ہے، ميں كھجوريں اتار كر ماركيٹ ميں فروخت كرتا ہوں، اس ميں زكاۃ كا تناسب كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

كھجوروں ميں زكاۃ كے وجوب پر علماء كرام كا اجماع ہے، اور اس ميں اس وقت تك زكاۃ نہيں جب تك كہ وہ نصاب تك نہ پہنچ جائيں، اس كا نصاب پانچ وسق ہے، اور ايك وسق ساٹھ صاع اور ايك صاع چار مد اور ايك مد ايك عام آدمى كى دونوں ہتھيليوں كے برابر ہوتا ہے.

ديكھيں: المغنى لابن قدامۃ المقدسى (4 / 154).

اس كى دليل مسلم شريف كى مندرجہ ذيل حديث ہے:

ابو سعيد خدري رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" غلہ اور كھجور ميں اس وقت تك صدقہ نہيں جب تك كہ وہ پانچ وسق تك نہ پہنچ جائے "

صحيح مسلم حديث نمبر (979).

دوم:

كھيتى اور پھلوں كو سيراب كا طريقہ مختلف ہونے كى بنا پر اس كى مقدار زكاۃ بھى مختلف ہوتى ہے.

اگر تو سيراب كرنے ميں اخراجات وغيرہ نہ ہوتے ہوں مثلا بارش يا چشمہ كے ذريعہ زمين سيراب كى جاتى ہو، يا زمين پانى كے قريب ہو اور وہ اپنى رگوں كے ذريعہ خود ہى پانى پى ليتى ہو اسے سيراب كرنے كى ضرورت ہى نہ ہو تو اس ميں عشر ہو گى.

اور اگر اسے سيراب كرنے ميں اخراجات كرنا پڑيں مثلا اگر پانى پہنچانے كے ليے موٹر وغيرہ كى ضرورت ہو تو اس

میں نصف عشر ہو گی.

آئمہ اربعہ کا قول یہی ہے، بلکہ ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" ہمیں اس میں کوئی اختلاف معلوم نہیں" اھـ

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ (4 / 164 ـ 166).

اخراجات کا معنی یہ ہے کہ اس زمین تك پانی پہنچانے کے لیے کسی آلہ اور مشین کی ضرورت ہو.

دیکھیں: المغنی (4 / 166).

اس کی دلیل بخاری شریف کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس زمین کو آسمان اور چشموں کے ذریعہ سیراب کیا جائے یا وہ زمین زمین بغیر سیراب کیے خود ہی پانی چوس لے تو اس میں عشر ہے، اور جسے پانی نکال کر سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1438).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" عثریا" خطابی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے: یہ وہ زمین ہے جو بغیر سیراب کیے خود ہی اپنی رگوں کے ذریعہ پانی چوس لے.

" بالنضح " یعنی رہٹ وغیرہ چلا کر، یہ مسلم کی روایت ہے، اور اس سے مراد پانی پلانے والے اونٹ ہیں، اور اونٹ تو بطور مثال ذکر کیا گیا ہے، وگرنہ گائے اور بیل وغیرہ بھی اسی کے حکم میں ہیں. اھـ

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" جو زمین بارش اور نہر اور چشموں کے ذریعہ سیراب کی جائے اس سے حاصل ہونے والے غلہ اور دانوں، مثلا کھجور اور منقہ اور گندم، جو وغیرہ میں عشر ہے، اور جو موٹروں اور پمپوں وغیرہ کے ساتھ سیراب کی جائے اس میں نصف عشر ہے" . اھـ

دیکھیں: فتاوی ابن باز (14 / 74).

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" بغیر کسی اخراجات سے سیراب کی جانے والی زمین میں عشر واجب ہوتی ہے، مثلا بارش یا چشموں اور جو زمین خود ہی پانی چوس لے، اور جس زمین کو سیراب کرنے کے لیے اخراجات کیے جائیں اور وہ موٹروں اور پمپوں کے ذریعہ سیراب کی جائے تو اس میں نصف عشر واجب ہو گی.

اور اگر نصف سال بغیر اخراجات اور نصف سال اخراجات کے ذریعہ سیراب کی جاتی ہو تو اس میں عشر کا دو تہائی حصہ ہو گا، اور اگر دونوں طریقوں میں سے ایك طریقہ کے ساتھ زیادہ سیراب کی جاتی ہو تو وہ طریقہ معتبر شمار ہو گا جس سے زیادہ سیراب کی جاتی ہو، اور اگر اسے مقدار معلوم نہیں تو اس میں عشر واجب ہو گی" اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (9 / 176).

واللہ اعلم .